

نہیں ہوتی۔ جب کوئی شخص اس قسم کی مثالیں بکثرت دیکھے گا تو امید یہی ہے کہ حسد اس کے دل میں یا تو بالکل باقی نہیں رہے گا یا بہت کم رہ جائے گا۔

دو لوگوں صورتوں میں سے خواجہ حالی کی اختیار کردہ صورت بہترین ہے۔ اسے واقعی اخلاقی سبق قرار دے سکتے ہیں۔ محض یہی نہیں کہ دنیا میں چل پھر کر حالات پر غائر نظر ڈالی جائے تو انسان کے دل میں کسی بھی نقطہ نگاہ سے تنگی باقی نہیں رہ سکتی، بلکہ بعض ملکوں اور قوموں کا ماحول ایسا ہوتا ہے کہ دوسری قوموں کے نکمے افراد وہاں پہنچ کر اعلیٰ درجے کے کارکن بن جاتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کے دل سے حسد دور ہو سکتا ہے۔ مرزا نے "شاید" کا لفظ استعمال کیا، جس سے مراد یہ ہے کہ لازمی اور یقینی نہیں، بہر شخص پر کثرتِ نظارہ کا یہی اثر ہو۔ اثر زیادہ یا کم بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل نہ ہو۔ بعض طبیعتیں کسی بھی حال میں احتیاطاً اثر قبول نہیں کرتیں، لہذا "شاید" کی قید بالکل بجایا ہے اور میرزا کی گہری بصیرت کا پتا دیتی ہے۔

۲۔ لغات۔ معاصی : معصیت کی جمع۔ گناہ

شرح : میرے دل میں مختلف گناہ نہ کر سکنے کی جتنی حسرت ہے

اسی کے مطابق گناہوں کا ذوق ہونا چاہیے۔ میری حسرت لا متناہی ہے، اس لیے ذوقِ گناہ بھی لا متناہی ہے۔ حالت یہ ہے کہ اگر گناہ سات سمندر بن جائیں تو میرے دامن کا صرف ایک گوشہ تر ہو سکے گا۔

میرزا پہلے بھی اس مضمون کا ایک شعر کہ چکے ہیں :

نہ ریا ئے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک

میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

۳۔ لغات۔ نالہ فرسا : آہ و فغاں کرنے والا۔